اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

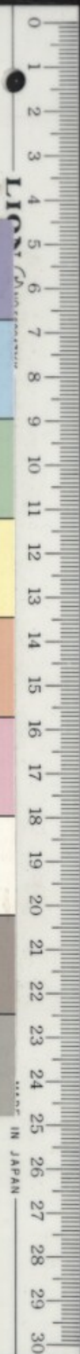
نمبر (۲۸) مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

اِس قسم کا ایک نوٹ ہم لکھنے کو تھے کہ جب کوئی شخص مشنری صاحبان اور دیسی کلیسیا کے تعلقات پر کچھ لکھنا چاہے تو اِس قسم کے مضامین اپنی مطلب براری کیواسطے نہ لکھیں اور نہ بزعم خود یہہ غلطی کھا کر لکھیں کہ مشنری صاحبان جوش آمیز تحریروں سے خوش ہوتے ہونگے۔ اتنے میں ایک مضمون آگیا جو اِسی مضمون پر بحث کرتا ہی اور درج اخبار کیا جاتا ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ اِس قسم کے مباحثے اگر صاف دلی اور فائدہ کی غرض سے عمل میں آویں تو فی الحقیقت انکشاف ماہیت واصلیت امر مطلوبہ کے واسطے نہائت عمدہ اور معقول ذرائع ہیں کیونکہ ہمارے خیالات کی ترقی اور کلیسیا کی درستی انہیں باتوں پر منحصر ہی۔ اپنے خیالات اوروں پر ظاہر کرنے سے اصلی حالت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو سکتا ہی اور یہہ بھی واضح ہو کہ ہماری تحریر سے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ ہم اعتراضات کرنے والوں کو حق پر نہیں سمجھتے ہیں۔ نہیں نہیں۔ متکلم را تا کسے عیب نگیرد۔ کارش و سخنش اصلاح نہ پذیرد مگر فریق مباحثہ کو بحالت بحث راست گفتاری نیک نہادی طرفین کی خیر خواہی اور نیک مزاجی ضرور مدنظر رکھنی چاہئے اگر ایسا نہ ہو تو بجز تضیع اوقات اور کیا ہوگا۔ بحث کا رواج فیض رسانی کی غرض سے برابر ہوتا چلا آیا ہی۔

آج کل ہندوستان کے پردہ سسٹم پر بہت کچھ چرچا دیسی اخباروں میں ہو رہا ہی۔ اِس میں تو شک نہیں کہ بدون ترقی نسوان ذکور کی ترقی تکمیل کے درجہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔ اور اِس میں بھی شک نہیں کہ ہندوستان کا پردہ سسٹم ہی مستورات کی ترقی کا مانع ہی اور یہی وجہ ہی کہ ہندوستان کی مختلف احتیاج میں سے ایک یہہ حاجت بھی محسوس ہو رہی ہی کہ پردہ سسٹم کا رواج ہٹا دیا جاوے۔ اور ملکی ریفارموں نے تو اُس طریق کو نیچا دکھانے میں ایک دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کیا ہی۔ مگر افسوس لکیر کے فقیر والوں کو تو وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہی سوجھ رہی ہی۔ یہہ اُنیسویں صدی کہ جلتے دیا کے نیچے اندھیرا نہیں تو اور کیا ہی۔ مگر یاد رہے کہ جبتک اِس بدبخت ہند کی مستورات کے حقوق اور مساوات قائم نہیں کئے جاوینگے تبتک دینی سوشل اور ملکی ترقی ہندوستان کی عنقا کی مثال ہوگی۔ ہمکو ہمارے ہمعصر اخبار عام کے ولائتی نامہ نگار کی حالت زار پر افسوس آتا ہی کہ تہذیب کے ملک ولایت میں بیٹھے ہوئے عین دیا کے نیچے اندھیرا کے مصداق بن رہے ہیں۔ غالباً آپ کا روز مرہ ربط و ضبط ولائت کی بازاری عورتوں ہی سے رہتا ہی جو بار بار قبول نخشے۔ ہم تو بدنام ہوئے ہمکو نام سے کیا کام۔ کاغذ سیاہ کرتے اور آنکھوں میں پٹی باندھکر مادر پدر آزادی سے کام لیتے اور زہر اگل اگلکر ہندوستان کی ہوا خراب کرتے اور عموماً انگلستان کی مستورات کی عفت اور عصمت پر حملہ کرتے رہتے ہیں اور قوم کو ولد الزنا بتاتے رہتے ہیں۔ ہم نے بھی اخبار عام میں کسی ولائتی میم صاحبہ کا خط کچھ مدت ہوئی پڑھا تھا۔ وہ بھی تو ماشاء اللہ کسی چار دیواری زنانخانہ میں مقید ہو کر خامہ فرسائی کرتی ہونگی اگر نہیں تو پردہ سسٹم کی تقلید پر کیوں نازاں ہیں۔ یونہیں زبانی جمع خرچ بتا کے ہندوستان کے پردہ سسٹم کی ڈینگ کیوں مارے جاتے ہو۔

پادری رجب علی صاحب مرحوم واقعی ایک لائق و فائق شخص تھے۔ اردو و لٹریچر میں آپنے بہت کچھ دسترس حاصل کی ہوئی تھی۔ اور اُس زبان پر پورے ماہر تھے۔ بلکہ مصنف کا رتبہ رکھتے تھے صاحب مرحوم کی سرگذشت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ



نُورَافشاں

پادری۔اے۔ایچ۔یونگ صاحب۔ایم۔اے۔ایڈیٹر
پادری۔ایچ۔گولکناتھ صاحب۔پادری غلام مسیح صاحب ﴿ اسیسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب۔بی۔اے۔پادری۔پی۔سی۔اوپل صاحب ﴾ ایڈیٹرز

مُبَارکْ اُمّید

بابِ چہارم

مسیح کا تختِ عدالت

رسول فرماتا ہے"کیونکہ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کی سندِ عدالت کے آگے حاضر ہوویں"(۲۔کرنتھیوں ۵:۱۰) اِس بیان میں رسول ایمانداروں اور بے ایمانوں کو شامل کرتا ہے۔اگرچہ ہم آگے بڑھکر بیان کریں گے کہ اِن دونوں جماعتونکی عدالت کے درمیان ایک بڑا طول زمانہ پڑا ہے کیونکہ کلام الٰہی میں اِس عام خیال کی کچھ بنیاد نہیں ہے کہ مقدس اور گنہگار لوگ ایک ہی وقت مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونگے۔مگر فی الحال ہم ایمانداروں کا بیان کرتے ہیں اور مخفی نہ رہے کہ اُن کا مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونا خداوند کی آمد اور اُس کے ظہورِ جلیل کے درمیان وقت میں وقوع میں آویگا۔جب ہم نے پچھلے باب میں بیان کیا کہ جب وے اپنے خداوند کی ملاقات کے واسطے ہوا میں اُٹھائے جائیں گے وے مسیح کی مانند ہونگے اور جیسا وہ ہے اُسکو دیکھیں گے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گے"(۱۔یوحنا ۳:۲)(۱تسلنیقیوں ۴:۱۷) اب وہ جگہہ جہاں وے پہنچائے جائیں گے اور جہاں ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے باپ کا گھر ہے۔یہہ بات ہم خداوند کے الفاظ سے حاصل کرتے ہیں"میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا۔میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے جگہہ تیار کروں اور جس حال کہ میں جاتا اور تمہارے لیے جگہہ تیار کرتا تو پھر آونگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو"(یوحنا ۱۴:۲۔۳ آیات) اپنے باپ کے گھر میں مبارک خداوند اپنے تمام لوگوں کو لے جاویگا اور یہہ کہنا درست ہے کہ کمال خوشی کے ساتھ اپنے جلال کے حضور اُنہیں بے عیب حاضر کریگا اور کیسی بے بیان خوشی کے ساتھ وہ خود اور وے لڑکے جو خدا نے اُسے دئے ہیں اُس کے باپ اور اپنے باپ اور اُس کے خدا اور اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہونگے اور کیسی خوشی کے ساتھ خدا باپ خود اپنے ازلی ارادوں کے پھل اور کمال کو دیکھیگا کہ تمام خون خریدے اُس کے بیٹے کے ہم شکل ہونگے تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹا ٹھہرے"(رومیوں ۸:۲۹)۔

اب مقدس لوگ وہ تمام وقت جو خداوند کی اُس کے لوگوں کے لئے آمد اور اپنے مقدسوں کے ساتھ اُسکے ظہورِ جلیل کے درمیان گذریگا باپ کے گھر میں رہیں گے اور جیسا ہم نے پہلے کہا مقدس لوگ اُس وقت مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر کئے جاینگے۔اِس کا ثبوت مکاشفات کے ۱۹ باب ۱ سے ۴ آیات میں موجود ہے جہاں بیان ہوا ہے کہ مقدسوں کی فوجیں خداوند کے ساتھ آسمان میں گذر گئیں اور اب وہاں کا حال دیکھنا ضرور ہے یوحنا رسول فرماتا ہے"اور میں نے ایک بڑی جماعت کی سی آواز اور بہت پانیوں کی آواز اور بڑے گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سُنی کہ ہلیلویاہ کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ہے۔آؤ ہم خوشی و خرمی کریں اور اُس کا جلال ظاہر کریں اِس لئے کہ برہ کا بیاہ آپہنچا اور اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے اور اُسے یہہ دیا گیا ہے کہ وہ صاف اور شفاف مہین کتانی کپڑا پہنے کہ مہین کتانی کپڑا مقدس لوگوں کی راستبازی ہے"(Se Kaiowata)(۷ سے ۸ آیات) یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ مقدس لوگ اپنی راستبازی میں مُلبس ہیں نہ کہ خدا کی راستبازی میں جو اُن کی عملی زندگیوں کا پھل ہے۔البتہ یہہ پھل روح القدس نے اُن میں شروع کیا اور اختتام تک پہنچایا مگر خدا اپنے عجیب فضل میں اُن کی راستبازی محسوب کرتا ہے اور چونکہ ایمانداروں کے واسطے مسیح کی مسندِ عدالت اُن کاموں کے تعلق میں قایم کیجاویگی جو اُنہوں نے جسم میں کئے اُن کے نتائج بھی مسندِ عدالت کے اظہار سے مشتہر کئے جایئں گے۔برے کی دُلہن کا مہین صاف اور شفاف کتانی لباس میں آراستہ ہونا مقدس لوگوں کے مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونے کے بعد ہوگا اور یہہ دونوں باتیں یعنے مقدسونکا مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونا اور دُلہن کی آراستگی مقدسوں کے ساتھ خداوند کے ظہورِ جلیل سے پیشتر وقوع میں آویں گی۔اور اِس حقیقت کو ہم اِس باب میں ظاہر کریں گے۔اگر یہہ تعلیم نوشتوں میں نہ ہوتی تو شاید ہم خیال کرتے کہ سندِ عدالت مقدسوں کے آسمان پر اُٹھہ جانے کے فوراً بعد ہوگی مگر اُس کی تاخیر میں بھی فضل پایا جاتا ہے۔مقدس لوگ اُوپر اُٹھائے گئے ہیں اور باپ کے گھر میں خداوند کے ساتھ ہیں اور اُنکو اجازت اور فرصت دی جاتی ہے کہ اُس جلال کے ساتھ عادی ہو جایئں جس میں اُنہوں نے دخل پایا ہے گویا کہ آپ کو اپنے وطن میں تصور کریں اور اُس کے بعد اُن کاموں کا فیصلہ ہوگا جو اُنہوں نے جسم میں ہو کر کئے تھے۔

اب اِس بات کا بیان ضروری ہے کہ یہہ عدالت کس

قسم کی ہوگی اور ہم ایک دو باتوں کا ذکر کریں گے تاکہ غلطی نہو اور یہہ حقیقت خوب سمجھ میں آجاوے۔

(۱) اول یہہ کہ ایمانداروں کے گناہوں کی عدالت بالکل نہیں ہوگی۔ یہاں پر گناہوں کا ذکر نہیں ہوگا مگر اُن کاموں کا جو اُنہوں نے جسم میں کئے اور یہہ خیال کرنا کہ ہمارے گناہوں اور تصوروں کا فیصلہ ہوگا گویا فضل کی خاصیت اور خلاصی کے کام کو اگر باطل ٹھہرانا نہیں تو اُس کی تحقیر کرنا تو ضرور ہے۔ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سُنتا ہے اور اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں یعنے وہ گناہوں کی عدالت میں نہ آویگا۔ یہاں پر لفظ "کرِسِس" ΚΡισις مستعمل ہوا ہے جس کے معنے سزا کی عدالت ہے) بلکہ موت سے گذر کے وہ زندگی میں پہنچا ہے" (یوحنا ۵: ۲۴) نیز دیکھو "کیونکہ اُس نے ایک ہی نذر گذرانتے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا"۔ (عبرانیوں ۱۰: ۱۴) گناہ کا فیصلہ تو اُسی وقت ہمیشہ کے لئے طے اور قطع ہوچکا جب ایماندار صلیب کے پاس پہنچا اور اب ہر ایک ایماندار اُس قربانی کی کامل تاثیر اور نتیجہ سے جو صلیب پر گذرانی گئی تھی خدا کے حضور کھڑا اور اُس پیارے میں مقبول ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اب ہم خدا کے حضور بے عیب ہیں اور ہمارے گناہ اور خطائیں پھر یاد میں نہیں لائی جائیں گی (عبرانیوں ۱۰: ۱۷)

(۲) دوسری یہہ کہ مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونے سے پیشتر ہمارے اجسام مسیح کے جسم کی مانند جلالی ہونگے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے گناہ عدالت میں نہیں لائے جائینگے کیونکہ جیسا ہم پہلے بیان کرچکے ہیں مقدسوں کی قیامت جو مسیح میں سوتے ہیں اور جیتے ایمانداروں کی تبدیلی اور ان دونوں جماعتوں کا خداوند کے حضور اُٹھایا جانا عدالت سے پیشتر وقوع میں آویگا۔ اس سے نہایت درجہ کا اطمینان حاصل ہوتا ہے کیونکہ جس حال میں ہم مسیح کی مانند ہونگے ہم اُس کے ساتھ ہر ایک فتوے میں جو وہ ہمارے کاموں کی نسبت فرماویگا پوری پوری شراکت رکھیں گے اور اس لئے جب وہ ہمارے اُن کاموں کو جو ہم نے یہاں زندگی میں کئے ہیں اور جو ہمارے جسمانی مزاج کا پھل ہونگے اور روح کی ہدایت سے نہیں کئے گئے تھے ظاہر کرکے رد کریگا ہم اس میں خوش ہونگے۔ یہہ اُس سوال کا جواب ہے جو لوگ بعض وقت پیش کرتے ہیں کہ آیا ہم اُس وقت جب ہماری سینی زندگی کے تمام اعمال جمع کئے جائیں گے اور اُن کی حقیقی حالت میں ظاہر کئے جائیں گے لرزاں اور شرمندہ ہونگے یا نہیں؟ بقول شخصے کہ "حقیقت میں جب ضمیر خدا کے حضور حاضر ہوگا ہم ایمان کی روشنی میں ہونگے اور جب مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے ظاہر ہونگے تو اس روشنی کی کمالیت کے بموجب ہونگے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ نہایت سنجیدہ حالت ہوگی کیونکہ ہر ایک چیز کی عدالت اُس روشنی کے مطابق ہوگی مگر اُس روشنی کو دل پیار کریگا کیونکہ شکر خدا کا ہو کہ ہم مسیح میں روشنی ہونگے۔ لیکن اس سے زیادہ یہہ حقیقت یوں ہے کہ جب مسیحی یوں ظاہر ہوگا وہ تو جلالی ہوگا اور بالکل مسیح کی مانند اور بد خصلت کا نام و نشان کبھی اُس میں پایا نہ جائیگا جس کے سبب سے اُس سے گناہ سرزد ہوا تھا۔ اور اب وہ اُس تمام راہ پر خوب نظر کرسکتا ہے جس سے خدا اپنے فضل سے اُس کو لے آیا کہ کس طرح خدا نے اُس کو مدد بخشی اور اُس کو اُٹھا کھڑا کیا اور اُس کو گرنے سے محفوظ رکھا اور ہمیشہ اُس کی آنکھیں راستبازوں پر لگی رہی ہیں۔ وہ اب ایسا جانتا ہے جیسا وہ جانا گیا تھا۔ اس میں فضل اور رحم کی کیسی کثرت پائی جاتی ہے۔ جب میں آپ اپنی گذشتہ زندگی پر نظر غور ڈالتا ہوں اگرچہ اپنے گناہوں کے سبب لرزاں اور شرمندہ اور ہیبت زدہ ہونے کا واجبی اور کافی سبب پاتا ہوں پر میں اُن میں سے ایک بھی اپنے ضمیر پر نہیں دیکھتا خدا نے اُن کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ میں تو مسیح میں ہوکے خدا کی راستبازی ہوں اور اس میں محبت اور صبر اور نیکی اور فضل کی کیسی کثرت نظر آتی ہے۔ جب سب کچھ میرے روبرو ہوگا کمالیت کا درجہ بہت بڑھ جائیگا جب ہم ایسی محبت اور روشنی میں ہیں تو اپنا حساب خدا کے سپرد کرنے میں بڑا نفع دیکھتے ہیں اور ایسی حالت میں بدی کا نام و نشان بھی ہم میں نہیں پایا جائیگا کیونکہ ہم مسیح کی مانند ہونگے اگر کوئی شخص اس طرح اپنا سب کچھ خدا کے حضور ظاہر ہونے سے ڈرتا ہو تو شک پڑتا ہے کہ راستبازی کی نسبت روح میں آزاد نہیں ہے۔ مسیح میں وہ خدا کی راستبازی نہیں ہوگیا اور کامل طور سے وہ نور میں نہیں بستا کیونکہ ہمارا انصاف ہمارے گناہوں کی نسبت نہیں ہوگا مسیح نے ہمارے سب گناہوں کو دور کیا ہے"۔

مذکورہ بالا باتوں کے مطابق ہم اب اس عدالت کی ماہیت کا بیان زیادہ تر توجہ کے ساتھ کریں گے۔ جیسا ہم نے مفصل بیان کیا اس عدالت سے یہہ مراد نہیں ہے کہ ہمارا انصاف کیا جاویگا یا کہ ہمارے گناہ ہمارے خلاف یاد میں لائے جائیں گے بلکہ جیسا نوشتہ کہتا ہے "ہم سب مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے یا ظاہر کئے جائیں گے (Φανερωθηναι) تاکہ ہر ایک اپنے اعمال کے بموجب بدلا پاوے جو کچھ اُس نے جسم میں ہوکے کیا ہے کیا بھلا کیا بُرا"۔ ایماندار کا جسم خداوند کا ہے مسیح کا ایک عضو اور روح القدس کی ہیکل ہے (۱ قرنتیوں ۶: ۱۵ سے ۱۹ تک) اور اس لئے مناسب ہے کہ اُس کی خدمت میں اُسی کے جلال کے ظاہر کرنے میں مصروف کیا جاوے (رومیوں ۱۲: ۱ نیز ۲۔ قرنتیوں ۴: ۱۰) چنانچہ رسول امید اور انتظاری کرتا تھا کہ مسیح اُس کے جسم میں کیا جیتے کیا مرتے بزرگی پاوے (فلپیوں ۱: ۲۰) پس یہی سبب ہے کہ ہم اُن کاموں کے لئے

جو ہم نے جسم میں کئے ذمہ وار ہیں اور اگرچہ ہم مسیح کی عظیم قربانی کے وسیلہ ہمیشہ کے لئے کامل کئے جاتے ہیں اور آگے کو کوئی گناہ ہمارے حساب میں محسوب کیا نہیں جاتا تاہم ہماری زندگی کا ہر ایک کام اور خدمت بلکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی جو ہم نے کیا ہو جب ہم مسیح کی مسند عدالت کے آگے ہونگے ظاہر کیا جائیگا اور اُس کی تحقیقات ہوگی اور اُس پر حکم صادر ہوگا۔ نیک کام پیش کئے جائیں گے اور منصف اُن کی تعریف کریگا اور باوجود کہ یہہ کام خدا کے فضل اور روح کی قدرت سے شروع ہوئے تھے مگر ہم میں اور ہم سے ظاہر ہوئے اِس لئے اُس کے بیحد رحم سے وے ہمارے نیک کام تصور کئے جائیں گے اور اُن نیک کاموں کا اجر ہم کو ملیگا۔ بُرے کام بھی جن کو ہم یہاں اچھا سمجھتے تھے ظاہر کئے جائیں گے اور اپنی اصلی بُرائی میں نظر آویں گے اور یہہ بُرے کام فقط ہمارے یعنے ہمارے جسمانی مزاج کے پھل ہونگے اور اِن پر بھی راست فتویٰ جاری کیا جائیگا اور ہم خود اِس بات کو دیکھ کر خوش ہونگے کہ ہر ایک کام اگرچہ ہم نے کیا تھا جس سے ہمارے مبارک خداوند کی بے عزتی ہوئی راست راست فتویٰ ملا۔ کوئی چیز اُس وقت پوشیدہ رہ نہ سکیگی کہ جو ہر ایک چیز کو ظاہر کرتی سو روشنی ہے اور اُس وقت اُس مسند عدالت کی پاکیزگی اور تجلی کے کامل شعلہ کی روشنی میں ہر ایک چیز کی جستجو اور تحقیقات کی جاویگی۔ ایک سوال قابلِ غور ہے کہ آیا یہہ سچائی ہماری روحوں میں مناسب جگہہ رکھتی ہے یا نہیں؟ فضل اور اپنی خلاصی سے واقف ہوکر ہم کو بڑا خطرہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ واری سے بے پرواہ ہو جاویں یا اُس کو قطعی فراموش کردیں لیکن مناسب ہے کہ ایسی حالت نہ ہونے پاوے۔ اور اگرچہ مسیح کی مسند عدالت سے ایماندار کے لئے ذرہ بھی خطرہ نہیں تاہم امید کی جاتی ہے کہ اُس کی روح پر تازگی بخش تاثیر پیدا ہو اور یہہ تاثیر اُس کے اعمال میں اظہار پاویگی۔ جس نوشتہ میں اُس کا ذکر ہوا ہے اُس سے یہہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ رسول فرماتا ہے "سو ہماری خاطر جمع ہے اور ہم بہت چاہتے ہیں کہ بدن سے وداع ہوویں اور خداوند کے حضور میں جا رہیں اِس غرض سے ہم کوشش کرتے ہیں کہ کیا حاضر ہوویں یا غیر حاضر ہوویں اُس کو پسند آویں۔ یا اُس کے نزدیک مقبول ٹھہریں ευαρεστοι αυτω کیونکہ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہوویں وغیرہ" (۲۔ قرنتیوں ۵: ۸ سے ۱۰ تک) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول کی روح مسند کے نظارہ سے وابستہ تھی اور وہ نہائت ہی جانفشانی سے سرگرمی کے ساتھ کوشش کرتا تھا کہ کسی طرح سے مسیح کی خوشنودی حاصل کرے۔ حقیقت میں ہم سب کا یہی حال ہونا چاہئے۔ مناسب ہے کہ ہم اپنے سب کاروبار اُس کی حضوری کی تجلی میں کیا کریں اور کہ ہم اپنے سب کام اُس ہی کے لئے اور اُسکو ظاہر کرنے کے لئے کریں۔ مگر ہماری نیچر قدرت موجود ہے۔ شیطان نہائت چالاک اور فریبی ہے اور اکثر ہم کو آزمائش میں ڈالتا کہ ہم آدمیوں کے خوشامدی ہو جاتے ہیں پر اگر ہم اِس بات کو یاد رکھیں کہ سب کچھ مسیح کی مسند عدالت کے حضور روشن اور ظاہر کیا جاویگا تو اُس کے جلتے جیر ہم پر تاثیر نہ کریں گے۔ ہم کو ہمیشہ یاد رکھنا مناسب ہے کہ اگر ہم آدمیوں کے خوش کرنے کی کوشش کریں تو ضرور مسیح کو ناخوش کرنا ہوگا۔ پس اگر ہم آپ کو دھوکہ دیں یا اوروں کو تو کیا فایدہ ہوگا جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم یہاں کرتے ہیں بہت جلد ظاہر کیا جاویگا۔ جس قدر ہم مسیح کی مسند عدالت کو اپنی نظر اور یاد میں رکھیں گے اُس ہی قدر اُس کو پسند آنے اور اُس کے مقبول ٹھہرنے کی کوشش کریں گے۔ اِس سے ایک اور نتیجہ بھی پیدا ہوگا کہ جب لوگ ہماری بابت بدگمان ہونگے اور ہم پر ظلم کریں گے اور ہر طرح کی بدسلوکی سے پیش آوینگے تو ہم ضرور صبر کریں گے۔

اٹلی کے ملک کا ذکر ہے کہ ایام ریفارمیشن میں Reformation ایک دفعہ ایک دیندار شخص جس نے انجیل کی صحیح تعلیم حاصل کی تھی سنگین قید خانہ میں ڈالا گیا تھا اور ایک مانک monk یعنے رومن کیتھولک عابد کی سپردگی اور حوالات میں رکھا گیا۔ موت تک اُس نے اپنے داروغہ کی بدسلوکی نہائت صبر اور برداشت کے ساتھ اُٹھائی اور کبھی زبان پر ملامت یا کُڑکُڑاہٹ کا کلمہ نہ لایا آخرکار ہو جب حکم کے قتل کے لئے اُس کو لے چلے۔ جیل خانہ سے نکلتے وقت اُس نے اپنے محافظ سے بڑی حلیمی کے ساتھ کہا "اے میرے بھائی بہت جلد ہم کو معلوم ہو جاویگا کہ ہم دونوں میں سے کون خداوند کو خوش کرتا ہے"۔ اِسی طرح ہم بھی اپنے اور اپنے بھائیوں کے فیصلے نہائت برداشت کے ساتھ اور اطمینان سے مسیح کی مسند عدالت کے وقت تک ملتوی رکھ سکتے ہیں۔ ہم بھی رسول کے ساتھ ہم آواز ہوکر کہہ سکتے ہیں کہ "مجھ کو کچھ اِس کی پرواہ نہیں کہ تم یا اور کوئی آدمی مجھ کو پرکھے بلکہ میں بھی اپنے تئیں نہیں پرکھتا کیونکہ میرا دل مجھ کو ملامت نہیں کرتا پر میں کچھ اِس سے راستباز نہیں ٹھہر جاتا میرا پرکھنے والا خداوند ہے اِس واسطے جب تک کہ خداوند نہ آوے تم وقت سے پہلے عدالت کرکے فیصلہ نہ کرو وہ تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کردیگا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کریگا تب خدا کی طرف سے ہر ایک کی تعریف ہوگی" (۱۔ قرنتیوں ۴: ۳ سے ۵ تک) یہاں پر "کوئی اور آدمی مجھ کو پرکھے" اصل زبان میں ہے "آدمی کے دن" کی مجھ کو پرواہ نہیں (ανθρωπινης ημερας)

اِس سچائی کی تاثیر اگر روح القدس کی مدد سے ہو تو نہائت ہی نتیجہ آور ہوگی۔ یہہ حقیقت اس بات کو پیدا کریگی کہ ہمارے ضمیر ہمیشہ بیدار رہیں گے اور خداوند کی پاکیزگی



کو مدنظر رکھ کر ہم اپنے نہایت چھوٹے کاموں کو بھی دیکھ بھال کر کریں گے کہ آیا جس کی خدمت ہم کرتے ہیں اُس کے لائق ہیں یا نہیں۔ علاوہ اس کے ہم اپنے بھائیوں کے قصوروں اور عیبوں کو گرفت کرنے کی کوشش نہ کرینگے کیونکہ ہم ہمیشہ رسول کی ان باتوں کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے فرمایا "پس تو کون ہے جو دوسرے کے نوکر پر حکم کرتا ہے وہ تو اپنے خداوند کے آگے کھڑا یا پڑا ہے" (رومیوں ۱۴: ۴)

خداوند ہم کو یہہ توفیق بخشے کہ ہم ہمیشہ اِس حقیقت کی تاثیر میں اپنی زندگی بسر کریں تاکہ ہمارے سب افعال واقوال اُس مبارک دن کی روشنی میں بوئے جائیں کہ پھل اُن کا جلالی اور نورانی ہو اور خداوند کا مقصد برآوے۔ آمین۔

مُراسلات

جو قیصر کا حق ہے قیصر کو دو

کچھ عرصہ سے ہماری کلیسیا میں مشنریوں کے پاؤں دھو دھو کر پینے والا ایک فرقہ نکلا ہے۔ جو ہر موقعہ اور بے موقعہ ولایتی مشنریوں کا ثناخواں رہتا ہے۔ بلکہ تعریف کی حدود سے تجاوز کرکے بعض اوقات خدائی صفات بھی اُن سے منسوب کرتا ہے۔ مثلاً نورافشاں مطبوعہ ۱۰؍ جون میں ایک صاحب نے کچھ قصہ سنانے کی آڑ میں یوں نورافشاں ہیں کہ "مشنری صاحبان نے اگر مہربانی کرکے ہم کو خداوند مسیح کی گود میں بٹھلایا اور اس کو موت کی بیماری سے جو شیطان کے وسیلے ہم پر ہونے والی تھی بچالیا"۔ اس قسم کی تحریر کی نسبت کیا کہیں۔ یہہ تھیالوجی ایسی گہری ہے کہ اگر ان سطور کا راقم پادری نہیں تو ضرور ہے کہ فی الفور بنایا جاوے۔ اسی طرح یکم جولائی کے پرچہ میں مسٹر کیدار ناتھ ولایتی مشنری صاحبان کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے ہیں۔ اِس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ مشنریوں نے ہم ہندوستانیوں کو بہت قسم کے فیض پہنچائے ہیں بلکہ آزادانہ نکتہ چینی بھی انہیں کی تعلیم اور نمونہ کا نتیجہ ہے۔ معلوم نہیں کیدار ناتھ صاحب مشنریوں کی "عنایتوں" کا شمار کرتے کرتے اِس کو کیوں نظرانداز کرگئے ہر ایک امر کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں۔ اگر مسٹر موصوف دوسری جانب بھی توجہ فرماتے تو تملق آمیز تحریر سے بچے رہتے۔ اس یک طرفہ کارروائی کا ایک ماحصل یہہ ہے کہ آپ نہیں جانتے کہ "دیسی اوسکتے اوسکتے نیشنل کانگرسی ممبروں کی مانند گستاخی اور زبردستی سے جا و بیجا حقوق مانگنے لگیں"۔ آپ تو مشنریوں کو "والی وارث" سمجھ کر خفیف معاملات میں اُن کی امداد کی توقع رکھتے ہیں تو کیوں بڑے بڑے حقوق طلب کرنے والوں کا گلا دباتے ہیں۔ "گستاخی اور زبردستی" کی کوئی خاص نظیر آپ کے ذہن میں ہوگی جس کا اطلاق سب پر نہیں ہوسکتا۔ ۱۰؍ جون والے نامہ نگار صاحب بھی اِس قسم کی کارروائی کو "رشک اور بے صبری" پر محمول کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِس قسم کی تحریروں کی تہ میں مشنری صاحبان کی خیرخواہی سے بڑھکر کچھ اور بھی ہے۔

ع سلام روستائے بے غرض نیست۔ پھر اسی یکم جولائی کے پرچہ میں جہلم سے ایک نیم انگریزی نامہ نگار صاحب بھی جو "صاحبان انگریزی کی نظر التفات" کے "لطف" کے بسمل ہیں دست بدعا ہیں کہ "اے خداوند آج کل جو سرکشیاں اور ناشکرگذاریاں ہم سے وقوع میں آئی ہیں اُن کی بخشش کر"۔ اس پر ہماری بھی دعا ہے کہ "اے خداوند آج کل مشنریوں کو صحیح تعریف اور خوشامدانہ الفاظ میں امتیاز کرنے کی توفیق عطا کر"۔ الراقم ۔ نکتہ چین۔

مراتب ذاتِ پاک خداوند یسوع مسیح

از قرآن

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نورافشاں مطبوعہ ۱۰؍ جون

اب اگر کوئی قرآنی بھائی یہہ اعتراض ہمارے سامنے پیش کرے کہ ہماری کتاب مسلمہ میں تو سراسر لفظ ابن اللہ کی نفی پائی جاتی ہے۔ تو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ اُس کی باطنی نسبت خداتعالیٰ کے ساتھ سمجھی جاوے؟ تو ایسے معترض کے لئے ہمارا جواب یہہ ہے کہ درحقیقت محمد صاحب نے ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کی ظاہری نسبت کو ملاکر انکار کیا ہے بدیں وجہ اُن کا منکر ہونا ہمارے نزدیک معتبر نہیں ہے۔ یا اے صاحبان فہم و ذکا! اگر ہم یوں کہیں کہ محمد صاحب نے غلط خیال سے مان لیا کہ عیسائی حضرت مریم مبارکہ کو خدا میں ملاکر تین خدا مانتے ہیں تو بالکل بیجا نہ ہوگا اور اُس میں بھی کچھ شک نہیں ہے کہ اگر محمد صاحب ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کو ابن اللہ قبول کرلیتے تو حضرت مریم مبارکہ کو زوجتہ اللہ کہنا پڑتا۔

پس ہماری اِس تحریر سے یہہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے نفس انجیل جلیل کا مطالعہ نہیں فرمایا اور نہ کسی عالم مسیحی سے ہی دریافت کیا۔ اور اگر کچھ حقیقت ظاہر بھی ہوئی تو اُسکو دبادیا اکثر یہی باتیں اُن کے سدراہ رہیں۔ اور پوری حقیقت تک رسائی نہ ہوئی۔

اے ناظرین اکثر اوقات ہم نے محمدیوں سے جو کہ ملا و مولوی ہونے کا دم مارتے ہیں دریافت کیا کہ آپ یسوع مسیح کو کلمتہ اللہ و روح اللہ کیوں مانتے ہو؟ تو جواب یہہ عنایت ہوتا ہے کہ حضرت مریم مبارکہ کے پاک شکم میں خدا کی روح القا ہوئی اور وہی روح یسوع مسیح ہے۔

پس اُن کے جواب سے بدیہی روشن ہے کہ وہ ابن اللہ

ہے۔ کیونکہ اگر ہم روح اللہ کو ابن اللہ کہیں تو اے پیارے قرانی بھائیو سچ کہنا کون سا ہرج واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ جو قدرت سے خدا کی روح حضرت مریم میں القا ہو کر پیدا ہووے۔ اگر اُس کو ابن اللہ کہا جاوے تو ارباب دانش کے نزدیک عین انصاف ہے۔ البتہ جہلا کے نزدیک جائے حیرت و تعجب اے قرانی بھائیو ذرا تو انصاف کرو اور دیکھو کہ روح اللہ۔ کلمتہ اللہ و رسول اللہ کے متعدد الفاظ ایک ہی لفظ میں یعنے ان سب کا خلاصہ فقرہ ابن اللہ میں ادا ہو رہا ہے۔ باز آؤ ایسی بے باکی سے اور اُس کے تابعدار بن جاؤ تا ایسا نہ ہو کہ تم بے راہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ۔

پس اب تو ذرا دیکھو کہ کیسے صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ محمد صاحب نے ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کا ابن اللہ ہونا حقیقی معنے سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ ظاہری و باہری معنے سمجھ کر امر واقعی سے انکار کر دیا۔ اور اس لئے اُس کی بشریت کو بھی شمول کر کے خدا ٹھہرایا۔ ہمارے اِس دعویٰ کی دلیل اگر کوئی قرانی بھائی دیکھنا چاہے تو سورہ مایدہ میں دیکھے۔ اور نور افشاں کے ناظرین کے لئے ہم اُس آئت کو نقل کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔ کَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ترجمہ کافر ہوئے وے لوگ جنہوں نے کہا تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر ایک۔ یہاں سے صاف عیاں ہے کہ محمد صاحب نے پیارے خداوند یسوع مسیح کی باطنی ذات کو اُس کی ظاہری ذات سے جدا نہیں کیا۔ چنانچہ اسی قبیل کی ایک اور آئت قران میں ہے اور وہ یہہ ہے۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ترجمہ نہیں ہے مسیح بیٹا مریم کا مگر رسول تحقیق گذرے ہیں پہلے اُس سے پیغمبر اور والدہ اُس کی صدیقہ تھی یعنے اولیا تھی دونوں کھاتے تھے کھانا۔ دیکھو کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے اُن کے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹے جاتے ہیں۔ یہاں سے بھی محمد صاحب کی تحقیقات سے بخوبی معلوم ہوا ہے کہ وے کیسے محقق تھے کہ اُن کی والدہ کو بھی خدا سمجھ بیٹھے۔ سبحان اللہ کیا ہی تحقیقات کا خون کیا ہے اور خدا کو سیوم خدا قرار دیا ہے۔ اور اِس ذہنی قرارداد کو تثلیث جانکر عیسایوں کو بے فایدہ اور بیجا الزام لگا کر تین خداؤں کے ماننے پر متہم کیا۔ اور اپنے فرضی عقیدہ سے اُنہیں کافر و گمراہ بیان کیا اللہ اکبر! واقعی یہہ الزام محض بباعث عداوت تھا۔ کیونکہ انجیل جلیل میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرت مریم خدائے سیوم ہیں۔ اِس لئے اے قرانی بھائیو خوب غور کرو اور سوچو۔ تاریکی کا زمانہ گزر گیا ہے۔ آج کل روشنی کا زمانہ ہے۔ پس نہایت ہی واجب ہے کہ تاریکی کے کاموں کو ترک کرو اور روشنی میں چلو تاکہ بروز یوم الجزا اُس کے غضب کی آگ سے بچ جاؤ۔ باقی آیندہ

الراقم

وہی خادم الدین۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن جموں۔ حال وارد۔ ایس پی جی۔ مشن روڑکی علاقہ اودھ

ولایتی مشنری اور دیسی کلیسیا

یہہ لو کچھ اور بھی نکل آیا۔ ہماری ناقص رائے کی بخوبی تصدیق ہو گئی۔ احقر نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا۔ کہ ہمارے دیسی بھائیوں کی قابلیت اس درجہ تک نہیں پہنچی۔ اور نہ ہمارے ملک کی حالت ابھی اس قابل ہے۔ کہ ہمارے مہربان مشنری صاحبان اِن جگہوں کو بھی جہاں جہاں کلیسیائیں قائم ہیں۔ سب معاملات کو دیسیوں کے سپرد کر کے آپ کسی دوسری جگہہ چلے جاویں۔ ادھر تو بعض ہمارے دیسی بھائیوں کی طرف سے سیلف سپورٹ کی آڑ میں اپنے دعووں کو بذریعہ اخبارات ہوم مشن تک پہنچانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ مگر ولایت میں کچھ اور ہی گل کھل رہا ہے بقول شخصے۔

یہاں دل میں ہوا میرے بھری اور ہی کچھ ہے
وہاں رنگ چمن نام خدا اور ہی کچھ ہے

یہاں تو یہہ راگ گایا جا رہا ہے۔ کہ مشنریوں کا کام تمام ہو چکا ہے۔ اب چاہئے۔ کہ یہہ لوگ میدان خالی کر کے ہندوستان کو خیرباد کہدیں۔ اُدھر پنڈتہ راما بائی نے جو فی زمانہ ہندوستان کی بڑی سرگرم ریفارمر مشہور ہیں۔ اپنے ایڈریس میں جو شہر نیویارک میں دیا۔ ہوم مشن پر بڑے زور سے اِس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کی خود غرضی اور لاپروائی اِس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کی مدد کرنے اور رفاہ عام کے کاموں کے بالکل نالائق ہو گئے ہیں۔ اِسلئے ہم کو انگلنڈ اور امریکہ سے زیادہ کارکناں کی ضرورت ہے۔ کیوں صاحب۔ اب فرمائیے۔ آپ تو موجودہ مشنریوں کو بھی ہندوستان سے چلے جانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ مگر یہہ دیسی لیڈی صاحبہ جس نے اپنا جان و مال ملک ہندوستان کی بہتری کے لئے نثار کر دیا ہے ولائت سے اور کارکناں کو طلب فرما رہی ہیں۔ اے دیسی بھائیو۔ اگر آپ کی قابلیت اور ملکی جان نثاری اس نیک نیت لیڈی کی نظر میں قابل اطمینان ہوتی۔ تو ولائت سے اور کارکناں کو کیوں طلب فرماتیں۔ آپ ہی انصاف فرماویں۔

ہم ذیل میں ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پنڈتہ راما بائی صاحبہ کی عبارت کو اخبار کرسچن اینڈ مشنری الائنس مورخہ ۱۶ مارچ سے ترجمہ کر کے درج کرتے ہیں۔ ہندوستان میں آج کل یہہ بڑا بھاری نقص پایا جاتا ہے۔ کہ دیسی لوگ ایک دوسرے کی تکلیف کی نسبت لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی خود غرضی یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ کہ ہر کوئی اپنے ہی فائدہ کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ نہ کہ اپنے پڑوسی کے۔ اِس لئے وہ اپنی

قوم کی مدد کرنے کے ناقابل ہیں۔ ہندوستان کو دو بڑی بھاری باتوں کی ضرورت ہے۔

(اول) رفاہ عام کے کارکناں کی۔ کیونکہ خودغرضی اور لاپروائی نے دیسیوں کو اس کام کے ناقابل بنا دیا ہے۔ اس لئے ہم کو انگلنڈ اور امریکہ سے زیادہ کارکناں کی ضرورت ہے۔

(دوم) عورتوں کو پست حالی سے بلند کرنا فقط۔

آخر کو ہم دیسی بھائیوں سے دست بستہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ مشنری صاحبان کی کارروائی پر جو محض نیک نیتی اور روحوں کو بچانے کے لئے کی جاتی ہے۔ نکتہ چینی کرنا چھوڑ دیں۔ یوں کہنے کو تو ہر کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ خواہ اُس کی جانب مخالف کیسی ہی نکتہ چینی کئے جانے سے مبرا ہو۔

جیسا ایک دفعہ ایک تیلی اور جاٹ کی آپس میں بحث ہوئی تھی۔ ویسی کارروائی تو نہ فرماویں۔ تیلی نے جاٹ کو کہا۔ جاٹ رے جاٹ۔ تیرے سر پر کھاٹ۔ جاٹ نے اُس کے جواب میں کہا۔ تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو اُس نے کہا۔ کہ قافیہ تو نہیں ملا۔ جاٹ نے کہا۔ کہ اگر قافیہ نہیں ملا۔ تو بھاری تو مروگے۔

سو احقر کی عرض ہے۔ کہ فضول نکتہ چینی سے طرف ثانی کو بھاری مارنے کی کوشش تو نہ فرماویں۔

احقر

مسیح الدولہ

انتخاب

شادی شدہ زندگی کی خوشی اور رنج اپنے ساتھی کو پسند کرنے پر منحصر ہے۔ اگر پسند کرنے میں غلطی نہ ہو تو شادی کے بعد خوشی سے زندگی بسر کرنے کی امید ہے۔ لیکن اگر پسند کرنے میں کسی طرح کی غلطی ہو جاوے تو زندگی خود غلطیوں سے پُر ہوگی۔ پس پسند کرنے کے وقت بڑی ہوشیاری اور دانائی کام میں لانی چاہئے۔

اوّل اِس معاملہ میں جلدی کرنا نہایت ہی نامناسب ہے۔ کیونکہ اکثر جلدی کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ جلدی ہی سے ہم کسی کی اصلی حالت کو معلوم نہیں کر سکتے۔ کسی معاملہ کا جلدی ہی ٹھیک طور پر فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے ساتھی کا انتخاب بڑے سوچ و فکر کے ساتھ کرنا چاہئے۔ شادی زندگی کا ایک بڑا بھاری معاملہ ہے۔ اِس کا بچوں کے کھیل کی طرح جلدی ہی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

آدم اِس معاملہ میں ہمارے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے۔ آدم کو ایک ساتھی کی نہایت ہی ضرورت تھی۔ لیکن جب اُس کے سامنے پرندوں اور جانوروں کو جمع کیا گیا تو اُس نے بے صبر ہو کر اُن میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کیا۔ بلکہ صبر کے ساتھ کسی اور کی آمد کا انتظار کرتا رہا۔ ہم اکثر خیال کرتے ہیں کہ ہماری عمر گویا گزرتی جاتی ہے۔ اور ہم کو دو دن کا صبر نہیں ہوتا۔ اگر مرد ہو تو سوچتا ہے کہ کب کوئی ماہرو بیوی گھر میں آوے۔ اگر عورت ہو تو اِس فکر میں ہوتی ہے کہ کب کوئی خوبرو خوہر ملیگا۔ اسکول ایک قیدخانہ کی طرح نظر آتا ہے۔ طالب علمی کا زمانہ ایک نہایت ہی تکلیف دِہ زمانہ ہوتا ہے۔ اِس لئے طلبا اکثر جلدی ہی دنیادار بننے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

جب اِس طرح کا اشتیاق ہم پر غالب ہو جاتا ہے۔ تو جس سے ہم کو پہلے سبت (First proposal) کا موقع ملتا ہے اکثر ہم اُس ہی سے شادی کر بیٹھتے ہیں۔ اُس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ اکثر ہم کو ایک حیوان سا ساتھی ملتا ہے۔ جس سے ہم کو زندگی میں بڑی بڑی دقتیں درپیش ہوتی ہیں۔ اور ایک غمگین زندگی ہم کو بسر کرنی پڑتی ہے۔

دوم اپنے ساتھی کو انتخاب کرنے کے معاملہ میں ہم کو خدا پر بھی ضرور تکیہ کرنا چاہئے اور اُس کے اشاروں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ اِس معاملہ میں بھی آدم ہمارا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ وہ خود حوا کی تلاش کرنے نہیں نکلا بلکہ خدا نے اُس کے لئے حوا کا انتظام کر دیا۔ اِس معاملہ میں ابراہیم کا نمونہ بھی قابل نقل ہے۔ ابراہیم نے جب اپنے بیٹے اضحاق کے لئے عورت لانے کے واسطے اپنے نوکر کو بھیجا اور جو کچھ کہ اُس وقت کہا وہ سُننے کے لائق ہے۔ وہ کہتا ہے "خداوند آسمان کا خدا جو مجھے میرے باپ کے گھر اور زاد بوم سے نکال لایا اور جو مجھ سے ہمکلام ہوا اور جس نے قسم کھا کر مجھ سے کہا کہ میں تیری نسل کو یہہ زمین دونگا وہی تیرے آگے اپنا فرشتہ بھیجیگا کہ تو وہاں سے میرے بیٹے کے لئے جورو لاوے" پیدا۔ ۲۴: ۷۔ دُلہا یا دلہن کو انتخاب کرتے وقت اِس طرح خدا کی رہنمائی پر تکیہ کرنا چاہئے۔ "خداوند آسمان کا خدا...... وہی تیرے آگے اپنا فرشتہ بھیجیگا۔ کہ تو وہاں سے میرے بیٹے کے لئے جورو لاوے" اُس قدیم زمانہ میں جو خدا کا فرشتہ انسان کی رہنمائی کرتا تھا کیا اِس زمانہ میں وہ انسان کو اس معاملہ میں مدد نہیں دے سکتا؟ ابراہیم کا نوکر جب منزل مقصود پر پہنچا تب وہ بھی خدا سے دعا کرتا تھا اور خدا سے ایک نشان مانگتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ "اے خداوند میرے خاوند ابراہیم کے خدا میں تیری منت کرتا ہوں تو آج مجھ کو کامیاب کر اور میرے خاوند ابراہیم پر مہر کر وغیرہ" دیکھو پیدا ۲۴: ۱۲ سے ۱۴ تک۔ مطابق اِس دعا کے ربقہ چُنی گئی۔ ربقہ کیسی نیک بیوی تھی سو بائبل پڑھنیوالوں کو اچھی طرح سے معلوم ہے۔

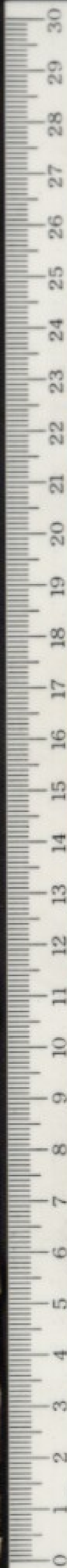
اِس لئے اے نوجوانو اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو سب سے پیشتر تم اپنے کمرہ میں جا کر دروازہ بند کر کے خدا باپ سے دعا کرو۔ وہ تمہارے لئے ایک عمدہ ساتھی کا انتظام کر دیگا۔

سویم حُسن یا ظاہرا خوبصورتی کو دیکھ کر نہ بھرم جانا وے جو صرف چند روزہ خوبصورتی کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اور باطنی خوبصورتی یعنے دل اور روح کی خوبی کے لئے خدا پر موقوف نہیں کرتے وے اکثر دھوکا کھاتے ہیں۔ ظاہرا خوبصورتی حیوان اور انسان دونوں ہی میں ملیگی مگر جو دل اور روح کی خوبصورتی ہے وہ انسان ہی میں ہوتی ہے پس ظاہرا خوبصورتی بلا باطنی خوبی کے حیوانی خوبصورتی سے کچھ بھی زیادہ نہیں ہے۔ جسمانی خوبصورتی بلا باطنی خوبی کے رُوح کو آرام نہیں دے سکتی۔ تم کیڑے کی طرح عشق کے مارے ہوئے خوبصورتی کی آگ میں اپنے آپ کو ڈال دیتے ہو۔ وہاں سوائے جلنے کے اور کوئی آرام نہ ہوگا۔ اس لئے ظاہرا حیوانی خوبصورتی کو دیکھ کر نہیں بھُولنا چاہئے بلکہ باطنی خوبصورتی جو نیک چلنی ہے اُس کی تلاش تمہارا مُدعا ہونا چاہئے۔ اِس باطنی خوبصورتی کے ساتھ اگر ظاہرا خوبصورتی ملے تو اچھا ہے۔ لیکن اگر نہ ملے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

آنکھ پر پہلے بیرونی حُسن کا عکس پڑتا ہے اس لئے اِس خوبصورتی کے پھندے میں نوجوان اکثر جلد پھنس جاتے ہیں۔ اور اس چیز کی اصل حقیقت کو سمجھنے میں بڑی غلطی کھاتے ہیں جیسا اگر کوئی سورج کی طرف دیکھتا ہے تو اُس کی آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔ اور اُس کی حقیقی حالت معلوم نہیں ہوتی۔ ویسا ہی کسی نوجوان مرد یا عورت کی طرف نظر کرنے سے بھی اُس کے حسن کی بیرونی چمک سے تم کو اُس کی اصلیت معلوم ہونی ناممکن ہے۔ ایسی صورت میں انسان اکثر خیالی بناوٹ کو قیاس کر کے اصلیت کو بھول جاتے ہیں۔ عاشقانہ نظر سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے سے اکثر دیکھنے والے کے دل پر فرضی تصویر نقش ہو جاتی ہے۔ یعنے ایسی صورت میں عورت مرد کی نظر میں ایک کامل عورت (ideal) نظر آتی ہے۔ ویسا ہی عورت کی نظر میں مرد ایک کامل مرد نظر آتا ہے۔ عیب تو بالکل نظر ہی نہیں آتا۔ اگر ذرا سی خوبی بھی ہو تو اُس کے خیالات میں بہت ہی بڑی نظر آتی ہے اس لئے جس میں کچھ بھی خوبی نہیں ہے۔ وہ بھی اُس کو بڑی خوبی والا نظر آتا ہے۔ اِس قسم کے عاشقانہ خبط سے اگر باز رہنا مدِ نظر ہو تو باریک بینی کو حاصل کرنا پڑیگا۔ کسی کے چال چلن کی اصلی بھلائی یا بُرائی کو دریافت کرنے کے لئے از حد غور اور باریک بینی کی ضرورت ہے۔ کسی کی ظاہرا خوبصورتی کے بناوٹی پھندے سے بچنے کے لئے آدمی کو بڑا ہوشیار رہنا پڑتا ہے اور نیک بینی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ بغیر نیک بینی کے پاک نظر سے ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے ہیں اور بغیر پاکیزگی کے دل کا مستقیم رہنا ناممکن ہے۔ باریک بینی اور نیک بینی صرف خدا سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس لئے پہلے خدا سے دعا کرو اور پھر اپنے ساتھی کو انتخاب کرو۔ جو دعا کرتا ہے اُس کو دانائی اور پاکیزگی ملتی ہے جس کی نظر پاک ہے اُس پر ظاہرا خوبصورتی کا اثر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اور ظاہرا خوبصورتی کے پھندے سے محفوظ ہو کر وہ اپنی دانائی اور باریک بینی سے اصل حقیقت کو معلوم کر سکتا ہے۔ اور جان سکتا ہے کہ جو اس وقت میرے سامنے حاضر ہوا یا یہ درحقیقت کوئی نیک چلن انسان ہے یا اُن ہی جیسا کوئی حیوان ہے جو آدم کے سامنے پہلے حاضر کئے گئے تھے۔ اگر تم پر آشکارا ہو کہ جو اس وقت تمہارے سامنے حاضر ہے صرف ظاہرا خوبصورتی ہے لیکن باطن میں کچھ بھی نہیں ہے تو اُس کو کبھی نہ پسند کرنا چاہئے بلکہ دعا اور صبر کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے آیندہ کے لئے انتظار کرنا چاہئے خدا تم کو اپنی مرضی کے موافق نیک ساتھی عنایت کریگا جس کے ساتھ تم خوشی سے زندگی بسر کروگے۔

ہمارے درمیان کیوں اکثر لوگ شادی کر کے ناخوش رہتے ہیں۔ میری رائے میں اُس کا ایک جواب ہے کہ ہم زیادہ تر ظاہرا خوبصورتی کو دیکھ کر بھولتے ہیں لیکن اندرونی خوبیوں کا خیال تک بھی نہیں کرتے۔ اگر مرد ہو تو وہ سوچتا ہے کہ جس لڑکی سے میری شادی ہوگی وہ خوبصورت ہے یا نہیں؟ وہ میرے ساتھ لیڈی (Lady) بنکر سوسائٹی (Society) میں مل سکیگی یا نہیں؟ اگر عورت ہو تو سوچتی ہے کہ جس آدمی سے میری شادی کا انتظام ہو رہا ہے وہ یونیورسٹی (University) کا ڈگری یافتہ اور بہت مالدار ہے یا نہیں؟ وہ مجھ کو گھوڑے اور گاڑی پر سوار کر کے دنیا کی نظر میں میم صاحب کی عزت دلا سکیگا یا نہیں؟ مرد چاہتا ہے کہ میری بیوی ایسی ہو کہ ڈرائنگ روم (Drawing-room) میں بیٹھی خوبصورت کھلونا نظر آئے۔ عورت چاہتی ہے کہ میرا آدمی ایسا ہو کہ میرے سامنے دولت کا ڈھیر رکھ دیوے تو خوبصورتی اور عیش و عشرت اس زمانہ میں شادی کا مُدعا ہے۔ نیک چلنی اور روحانی زندگی کو کوئی تلاش نہیں کرتا ہے صلیب کے اوپر خاندان کی بنیاد نہیں ڈالی جاتی یسوع مصلوب کے سامنے شادی نہیں کرتے۔ اس لئے اس زمانہ کی شادی ایک طور پر حیوانی شادی بن گئی ہے۔

آج کل تو تعلیم یافتہ عاشقانہ خبط میں اکثر پڑ جاتے ہیں اور ہمیشہ ایسی ہی گفتگو کیا کرتے ہیں۔ لیکن دعا مانگنے اور خدا کے اشارہ پر چلنے سے نفرت کرتے ہیں ان کا مقصد تو صرف خوبصورتی ہے۔ اِس خوبصورتی کے لئے اگر خدا کی لعنت بھی اُن پر پڑے تو وہ بھی منظور کرتے ہیں۔ لیکن کلام الہٰی کو سنو۔ جب روئے زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوبصورت ہیں اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئی اپنے لئے جورو بنا لیں۔ تب خداوند نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ اُس کی گمراہی میں ہمیشہ مزاحمت نہ کریگی۔ وہ تو بشر ہیں۔ پیدا۔ ۶ باب ۱-۳ تک۔ اس زمانہ میں کیا ہماری بھی ایسی حالت نہیں ہے؟ وے جو اپنے آپ کو خدا کے بیٹے کہتے ہیں





کیا اس طرح ظاہرا خوبصورتی کو دیکھ کر جسے جو پسند آتی ہو اپنے لئے جورو نہیں لیتے ہیں جسکا کلام ان لوگوں کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ اُن گمراہوں کے ساتھ اور ان جسمانی مزاج والے لوگوں کے ساتھ خدا کی روح مزاحمت نہیں کرتی ہے۔ باقی آیندہ

ولایتی مشنری اور ہندستانی کلیسیا

مسٹر مسیح الدولہ نے مندرجہ بالا عنوان دیکر جو کچھ ہندوستانی کلیسیا کی حالت بتلائی ہے اُس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مشنریوں نے آدھی صدی سے زیادہ عرصہ اور کروڑہا روپیہ ہندوستان میں آنکر رائگان گنوا دیا ہے۔ اگر یہہ سچ ہے (ہم اس کو سچ نہیں مانتے) تو مشنری صاحبان کو اور زیادہ عرصہ ہندوستان میں رہکر اپنے قیمتی وقت اور روپیہ کو ضایع کرنے سے کیا فائدہ ہوگا جب کہ آدھی صدی کے کام کا یہی نتیجہ ہوا جو مسٹر مسیح الدولہ نے بیان کیا ہے؟ راقم۔ مصلح کا بھائی

دینی خبریں

پچھلے دنوں میتھوڈسٹ مشن کے کارندوں کی میٹنگ متعلقہ مُراد آباد اور سنبھل ڈسٹرکٹ میں علاوہ اور رزولیوشنوں کے ذیل کے مفید رزولیوشن بھی پیش ہوئے۔

(۱) سیلف سپورٹ کی ترقی کے لئے "صلاح دی گئی کہ ہم جو مشن کے ملازم اور پُرانے عیسائی ہیں یہودی قوم کے مطابق اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیں اور نومریدوں کو ایک مُٹھی آٹا چندے میں دینا سکھلا دیں۔

(۲) مسیحیوں کو قرضداری سے بچانیکے لئے یہہ تجویزیں بتائی گئیں۔

(۱) قرضدار ایسے یوں ڈریں جیسے کانے ناگ شیر اور مگرمچھ سے ڈرتے ہیں۔

(۲) غریب آدمیوں کو امیروں کے کھانے پینے وغیرہ میں حرص نہ کرنی چاہئے۔

(۳) فضول خرچ نہ ہوں بلکہ کفایت شعار بنیں۔

(۴) جو آدمی قرضدار ہونے کا عادی ہو اُس کو مشن سے یک لخت برخاست کرنا چاہئے۔

---

۱۰ جون سے ۱۶ جون تک شہر اٹاوہ میں خاص جلسے ہوئے۔ پادری اے۔ بی۔ میکگو اور جے۔ بی۔ جمیل صاحبان نے جو اُس شہر میں کام کرتے ہیں اُن جلسوں کا انتظام کیا۔ الہ آباد۔ فرخ آباد اور مین پوری وغیرہ کے چند ولایتی اور زیادہ دیسی کام کرنے والوں کو بُلایا اور اُن کے علاوہ سی۔ ایم۔ ایس۔ کے پادری احسان اللہ صاحب کو بھی خاص طور پر بُلایا جلسے خوب دھوم دھام کے ساتھ ہوئے کارروائی کا انتظام کچھ کچھ ویسا ہی تھا جیسا الہ آباد میں ہوا تھا صبح کو عیسائی لوگ ایک ایک دو دو کرکے محلوں میں دعوت دیتے اور بات چیت کرنے جاتے تھے۔ بعد کو عیسائیوں کے لئے صبح کے وقت عبادتیں ہوتی تھیں اور شام کو خاص عبادتے میں غیر قوموں کو وعظ دیا جاتا تھا لوگ بکثرت حاضر ہوتے تھے اور خاموشی سے سنتے تھے وعظ کے بعد بات چیت کرنے کا موقعہ ہوتا تھا اُس وقت آریا سماجی زیادہ خند شرارت و بحث کی روح دکھاتے تھے تس پر بھی کلام خوب چلا اور لوگوں پر بڑی تاثیر ہوئی کچھ خبر نہیں کہ کتنی بپتسمہ پانے کو طیار ہیں پر معلوم نہیں کہ قایم رہینگے پر ہمیں اتنا تو یقین ہے کہ لوگ جگائے گئے ہیں اور خدا کے کلام کا بیج بے پھل نہ رہیگا خدا جلد اُس کو اُگاوے۔ (مخزن مسیحی)

ہم نہایت خوشی اور شکرگذاری کے ساتھ یہہ خبر شایع کرتے ہیں کہ سیلون کے ایک مسیحی کالج میں چند غریب مسیحی طالب علم اپنے وقت کو جو کہ تعلیم سے بچتا ہے بنانا اس کی کاشت کرنے میں خرچ کرتے ہیں اور اُس کو بیچ کر مشن کے کام کے لئے روپیہ حاصل کرتے ہیں دو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ انہوں نے کالج کے ایک گریجوایٹ کو جزیرے میں بھیجا اور اُس روپیہ سے اُس کی پرورش کرتے رہے اُس نے اُس جزیرے میں جاکر ایک سکول جاری کیا کہ جو اب نشو و نما ہو کر کلیسیا ہو گیا ہے وہ طالب علم اب تک اُس کی پرورش کرتے ہیں اور اُس کو ایک اور جزیرے میں ایسے ہی نیک کام کرنے کے لئے بھیجے کو ہیں۔ اُن طالب علموں نے اپنے باورچی کو حکم دے رکھا ہے کہ چاول کا کہ جو اُن کے لئے پکانے کو لیا جاتا ہے دسواں حصہ نکالکر الگ رکھ لیا کرے تاکہ اُس کی قیمت مشنری فنڈ میں داخل کی جاوے۔ کیا ہمارے ہندوستانی مسیحی خاصکر فورمین کرسچن کالج اور نوواہانہ کرسچن بوائز بورڈنگ سکول کے طالب علم اُس کی تقلید نہیں کر سکتے؟

ہم کو یہہ خبر سُنکر خوشی ہوئی کہ ہماری دینی بہن مس بشارت بیگم بنتی ایم۔ اے نے جو الہ آباد میں گرلز سکول کے متعلق کام کرتی تھیں سکول سے قطع تعلق کر لیا ہے اور معہ اپنی والدہ کے یہہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھکر الہ آباد کے آس پاس کے گاؤں میں انجیل کی خدمت کرینگی اُن کے پاس قریب ۱۵ یتیم لڑکیاں بھی ہیں اُنہوں نے نہ صرف اپنے تئیں گذارے کے لئے خدا کے بھروسے پر چھوڑ دیا ہے بلکہ اُن لڑکیوں کو بھی۔ اس میں شک نہیں کہ خدا اُن سب کی ضروریات پوری کریگا مگر وہ چاہتا ہے کہ مسیحی اس کام میں مدد دیویں اور اپنی مسیحی بہن کے حوصلے اور ایمان کو بڑھانے میں مددگار بنیں۔ ہم کو امید ہے کہ ہندوستانی اس کام میں خوب دل کھولکر مدد کرینگے۔ جو صاحب کچھ بھیجنا چاہیں تو ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں مس۔ ایس۔ چکربتی نمبر ۴ کٹرا روڈ الہ آباد۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن جولائی ۵- امریکہ کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ امیرالبحر سرویرا کی فوج کے ۲۵۰ سپاہی یا تو مارے گئے ہیں یا ڈوب مرے ہیں- ۱۶۰ زخمی ہوئے اور ۱۶۰۰ قید کئے گئے ہیں-

امیرالبحر سرویرا بندرگاہ سینٹیاگو کو چھوڑنے کے بعد ہر قدم پر لڑتا رہا- اس حالت میں بھی جب اُس کا جہاز شعلہ زن ہو رہا تھا اور ڈوبتا جاتا تھا سپین والوں نے کوئی اظہار اپنے آپ کو حوالہ کرنے کا نہ کیا مگر اپنے جہازوں کو چھ میل کے فاصلہ میں کنارہ سے لگا دیا اور اہل جہاز کشتیوں میں چڑھ چڑھ کے کنارہ پر اُترے- امریکہ کے جنگی جہازوں نے اُن کو بچانیکی کوشش کی-

گورنمنٹ سپین نے جس حال میں کہ غلط خبر پھیلا رکھی ہے امیرالبحر سرویرا کی فوج کے بچ جانے کی خبر کو شکر میڈرڈ میں بڑی خوشی ہوئی ہے- اندیشہ ہے کہ جب سچائی کھل تو لوگوں کے مخالف خیال بڑے جوش میں آوینگے-

یونائٹڈ سٹیٹس کے جنگی جہاز گلوسٹر نامی کے کمانڈر نے جس وقت امیرالبحر سرویرا اُس کے جہاز میں اُس کی تحویل میں پہنچایا گیا اُس کو بہادرانہ جنگ کے لئے مبارکبادی دی-

چھ باتریاں معہ چار ہزار سپاہیوں کے امریکہ سے سنٹیاگو کی طرف روانہ ہوئے ہیں تاکہ جنرل شافٹر کی فوج کو امداد دیویں-

جنرل شافٹر سنٹیاگو میں سپین کی چھ ہزار امدادی فوج کے پہنچنے کی خبر کو تصدیق کرتا ہے-

کراچی جولائی ۵- پانچ تاریخ کو ایک واردات اور ایک موت ہوئی-

بمبئی میں اِس ہی تاریخ کو ۱۴ واردات اور چھ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے-

لندن جولائی ۶- سپین کی گورنمنٹ نے امیرالبحر سرویرا کی بحری فوج کی آفت کی خبر رفتہ رفتہ دیدی ہے-

سپین کے کیبنیٹ نے اپنے کل شام کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ جب ایک بھی سپین کا سپاہی کیوبہ میں رہیگا جنگ ہر نوع جاری رکھا جاویگا-

میڈرڈ کی تاروں میں بیان کیا جاتا ہے کہ طرح طرح لوگوں میں ابتری پھیل رہی ہے اور شہر میں لوگ بلوہ کو آمادہ ہیں شہر کے باشندے ہتیار بند ہو رہے ہیں-

میڈرڈ کے محل کی حفاظت ایزادی فوج کے ذمہ کی گئی ہے-

امید کی جاتی ہے کہ جنرل کمپاس نئی کیبنیٹ کا انتخاب کریگا اور صلح کے لئے تجویز پیش کریگا-

لندن جولائی ۷- فرانس کا جہاز لابورگون نامے ایک دوسرے جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا- کہتے ہیں کہ ۵۲۶ جانوں کا نقصان ہوا ہے- جب جہازوں کی ٹکر لگی تو سوار آپس میں کشتیوں پر چڑھنے کے لئے خوب لڑ گئے-

لندن جولائی ۷- امیرالبحر سرویرا کی فوج کے پچھلا جہاز موسومہ رینامرسیڈس نے کوشش کی کہ پیر کی آدھی رات کو سنٹیاگو سے چلا جاوے مگر فوراً امریکہ کی فلیٹ سے ڈوبایا گیا اور اب بندرگاہ کے درہ پر کسی قدر زیر آب پڑا ہے-

مارشل بلینکو نے اشتہار دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو حوالہ کر دینے سے مارا جانا زیادہ پسند کرتا ہوں-

کموڈور واٹسن کی فوج کے دستہ کو حکم ہوا ہے کہ سپین کی طرف جلد روانہ ہو- یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سنٹیاگو کے حملہ میں تاخیر کیجاوے-

لفٹننٹ ہوبسن اور اُس کی فوج کے سپاہی جو جہاز موسومہ میریمک کے ڈوبتے وقت سپین والوں سے قید کئے گئے تھے سپین کے قیدیوں کے بدلے میں رہا کر دئے گئے ہیں-

لندن جولائی ۸- ایک تار میں جو امریکہ کے کیمپ متعینہ سنٹیاگو سے آیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کل توپوں اور بندوقوں کا چلانا شروع نہیں کیا گیا اگرچہ جنگ کی چند روزہ مہلت ختم ہوگئی ہے کیونکہ دونوں فوجوں کو خبر دی گئی ہے کہ سپین اور امریکہ کی سرکاریں صلح کی شرائط پر خط و کتابت کر رہی ہیں-

سکریٹری آف سٹیٹ متعینہ واشنگٹن نے مشتہر کیا ہے کہ صلح کا پیام اب تک امریکہ کی سرکار کے پاس نہیں پہنچا ہے مگر تاہم یہہ موجب تعجب نہ ہوگا اگر یہہ پیام کسی وقت یا تو سپین سے براہ راست یا کسی درمیانی کی معرفت آن پہنچے-

لندن جولائی ۹- سپین اور امریکہ کے درمیان صلح کی جو افواہ تھی اُس سے میڈرڈ میں انکار کیا جاتا ہے-

جنرل شفٹر نے امریکہ کے صیغۂ جنگ کے سکرٹری آف سٹیٹ کو تار دیا ہے کہ سنٹیاگو کے مطیع ہونے کے عہد و پیمان ہو رہے ہیں-

لندن جولائی ۱۱- مقام سنٹیاگو میں امریکہ اور سپین کی فوجوں کے درمیان جو چند روزہ مہلت جنگ تھی اب وہ ختم ہوگئی ہے- سپین کا کمانڈر بلا کسی شرط کے مطیع ہونے سے انکار کرتا ہے پس اتوار کے روز سے جنگ شروع ہوگیا ہے-

سپین نے گولہ باری شروع کی جس کو امریکہ نے چپ کرا دیا اِس لڑائی میں صرف تین امریکہ والے زخمی ہوئے ہیں-

مَضَامِین مُفِیدُ المُبتَدِین

سچ بولنے کا اجر

یہہ جوان شخص کہ جس سے کیفیت ذیل متعلق ہی ملکی جنگ کے دنوں میں شہر نیویارک کے ایک بڑے کارخانے میں نوکر تھا۔ جوان موصوف کارخانے کی طرف سے کسی شخص سے بکثرت ناقص باکلا خریدنے کے لئے بھیجا گیا۔ چنانچہ باکلا فروخت کی گئیں روانہ ہوئیں اور اُس عمارت کی چھت پر کہ جس میں کارخانہ تھا لاکر پھیلائی گئیں اور آدمی مقرر ہوئے کہ بار باراُس کو اُلٹیں پلٹیں اور اُس کے اُوپر شورے کا پانی چھڑکیں تاکہ اُس کی صورت تبدیل ہوجاوے اور وہ قابل فروخت کے ہوجاوے۔ بعدازآں ایک بڑی تعداد اوّل قسم کی باکلا کی خریدی گئی پہلے اوّل قسم کی باکلا پیپے میں بھری گئی بعدازآں ناقص قسم سے پیپہ قریب پُر کیا گیا اِس کے بعد پھر اوّل قسم کی باکلا اُوپر ڈالی گئیں اور پیپے بیچنے کے لئے تیار کئے گئے۔

نوکروں نے سب پیپوں پر قسم اوّل لکھا۔ محرر نے یہہ حال دیکھکر پوچھا کہ ”ای صاحب کیا ان پیپوں پر قسم اوّل لکھنا مناسب ہی؟“

اُس نوکر نے بڑی تیزی سے جواب دیا کہ ”کیا تم اِس کارخانے کے سردار ہو؟“

محرر کچھ نہ بولا۔ پیپوں کا بھرنا اور اُس پر اسی الفاظ کا لکھنا جاری تھا۔ جب سب تیار ہوا تو باکلا کے کئی سو پیپے بازار میں بیچنے کے لئے رکھے گئے اور خریداروں کو دکان میں اوّل قسم کا نمونہ دکھلایا گیا۔

آخر کو ایک سیانا خریدار اندر آیا اور دفتر میں جاکر نمونہ دیکھنا چاہا۔ محرر کو حکم ہوا کہ خریدار کے ساتھ اُوپر جاکے ذخیرے کا ملاحظہ کرادیوے۔ ایک کھلا ہوا پیپہ جو نمونے کے موافق تھا دیکھا گیا۔ خریدار نے محرر سے پوچھا کہ ”ای جوان شخص کیا باکلا کا جو نمونہ مجھ کو دکھلایا گیا وہ اوّل قسم کا ہی؟ کیونکہ اِس قسم کا اِس قیمت پر جو تم اُس کی لگاتے ہو بازار میں ملنا محال ہی۔ اِس میں کچھ نقص ہی۔ مجھ سے کہئے کہ جس قسم کے بیچ پیپے کے اُوپر نظر آتے ہیں کیا ویسے ہی نیچے تک ہیں؟“

اب محرر حیرت میں آکر یہہ خیال کرنے لگا کہ ”کیا میں اپنے مالک کے لئے جھوٹھ بولوں بلاشک وہ چاہتا ہی کہ میں ایسا ہی کروں یا میں سچ بولوں چاہے جو کچھ ہو؟“ اُس نے سچ کہنا چاہا اور کہا کہ ”ای صاحب ایسا نہیں ہی۔“

اِس پر خریدار نے کہا کہ ”مجھ کو ان کی ضرورت نہیں ہی“ اور چلا گیا۔ جب محرر دفتر میں داخل ہوا مالک نے اُس سے پوچھا کہ ”کیا تم نے اُس شخص کے ہاتھ باکلا بیچ ڈالا؟“

اُس نے کہا کہ ”نہیں ای صاحب۔“

”ای صاحب اُس شخص نے مجھ سے پوچھا کہ ”کیا جیسی باکلا پیپے کے اُوپر ہی ویسی ہی نیچے تک ہی؟“ میں نے اُس سے کہا کہ ”ایسا نہیں ہی“ اِس کے بعد اُس نے کہا کہ ”ان کی مجھ کو ضرورت نہیں ہی اور چلا گیا۔“

مالک نے اُس سے کہا کہ ”خزانچی کے پاس جاکر اپنی تنخواہ لیو کیونکہ اب مجھ کو تمہاری ضرورت نہیں ہی۔“

اُس نے اپنی تنخواہ پائی اور اِس بات پر کہ اپنے بدنیت اور دغاباز مالک کی کمینی ہوس کو فایدہ پہنچانے کے لئے جھوٹھ نہ بولا خوش ہوکر دفتر سے چلا گیا۔

اِس ماجرے کے تین ہفتے کے بعد اِس کارخانے میں وہ جوان پھر بُلایا گیا اور اُس تنخواہ سے جو وہ پہلے پاتا تھا چھہ سو روپے سالانہ زائد دینے کی گذارش ہوئی اور یوں اُس کو سچائی کا اجر ملا اُس کارخانے کے مالک نے معلوم کیا کہ وہ سچا آدمی ہی ہرچند کہ اُس کی سچائی کے سبب اُس کا بڑا نقصان ہوا۔ اُس نے پھر اُس کو اپنی خدمت میں لیا کیونکہ اُس کو معلوم ہوا کہ وہ قابل اعتماد کے ہی اور کبھی دغابازی یا فریب کرکے نفع نہ چاہا۔ اُس کو معلوم ہوا کہ ہمارا فائدہ اُس کے ذمہ بحفاظت رہیگا۔ اُس نے اُس جوان کی عزت و تعظیم کی۔ پس لازم ہی کہ ہر شخص وفاداری کرے اور ہمیشہ سچ بولے۔

ایک سادی دعا

ایک غریب بیوہ نے ایک روز صبح کے وقت اپنے چار لڑکوں کو اپنے پاس بُلا کے اُن سے کہا کہ ”میرے بچّو میں تمہیں کھانے کو کچھ نہیں دے سکتی ہوں۔ گھر میں مطلق کھانے کو نہیں ہی میں نے تمہارے لئے سخت محنت کی لیکن اب بیمار ہوں اور کچھ نہیں کرسکتی ہوں۔ ہم کو چاہئے کہ خدا سے دعا مانگیں جس نے کہا ہی کہ ”مصیبت کے دن مجھے پکارو میں تمہیں مخلصی دونگا۔“ اِن لڑکوں میں جو سبّی نامے ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس کا سن عنقریب چھہ برس کا تھا۔ وہ اپنی ماں کی یہہ باتیں سُنکے گھبرا اُٹھا کیونکہ بہت بھوکھا تھا۔ اسکول کو جاتے ہوئے وہ ایک طرف مڑکے گھٹنے ٹیک کر یوں دعا مانگنے لگا کہ ”ای خدا۔ ہمارے آسمانی باپ اور میرے پیارے منجی جس کے وسیلے سے ہم تیرے پاس آسکتے ہیں مجھ چھوٹے لڑکے کی دعا سُن۔ ہماری ماں کے پاس نہ روٹی ہی نہ گوشت بلکہ ایک آلو تک بھی نہیں ہی۔ ہمیں کچھ دیجئے تاکہ ہم سب اور ہماری ماں فاقہ نہ کریں۔ ای خداوند ہماری مدد کر۔ تو دولتمند اور مہربان ہی اور آسانی سے ہماری مدد کرسکتا ہی۔ اور تو نے غریبوں اور محتاجوں کی فریاد سُننے کا وعدہ کیا ہی۔ تو سُن اور ہماری مدد کر اپنے عزیز بیٹے کی خاطر سے۔“

یہہ جوگی کی سادی دعا تھی۔ اِس سے فراغت کرکے وہ مدرسہ کو گیا۔ جب وہ دوپہر کے قریب گھر کو لوٹا تو نیر کے

اُوپر ایک بڑی سی روٹی اور ایک رکابی میں گوشت اور آلو رکھے ہوئے دیکھے۔

اِن کو دیکھتے ہی اُس نے تالی بجائی اور چلا اُٹھا "واہ واہ واہ! کیا کوئی فرشتہ اِس کو ہمارے لئے لایا ہے؟" اُس کی ماں بولی۔ "نہیں لیکن جب آج صبح کو تم نے مدرسے جاتے وقت دعا مانگی تو خدا نے اُس کو قبول کیا ایک بی بی پاس کھڑی تھیں جنہوں نے تم کو دیکھا اور تمہاری دعا سُنی اگرچہ تم نے اُن کو نہیں دیکھا۔ اُنہوں نے یہہ ساری چیزیں بھیجدی ہیں۔ وہ بی بی فرشتہ تھیں"۔

ہاں۔ اے میرے پیارو عیسٰی چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کی بلکہ ہر شخص کی دعا کو جب وے اُس سے التجا کرتے ہیں ایسے طور پر جو اُس کی نگاہ میں بہتر معلوم ہوتا ہے سُنتا ہے اور اُن کی مدد کرنے کے لئے مُستعد رہتا ہے٭

اُمہات المومنین

یعنے

دربار مصطفائی کے اسرار

جس کی چار ماہ سے ہندوستان کے تمام اسلامی اخباروں میں دُھوم مچ رہی ہے اور جس کی اشاعت کو حکماً رکوانے کی غرض سے مسلمانوں نے بڑے زور شور سے گورنمنٹ میں موریل بھیجے تھے کہ جو نامنظور ہو چکے۔ اُس کے جواب میں **سر سید احمد خاں** مرحوم نے اپنی وفات کے کچھ دن پہلے ایک مضمون لکھا تھا جو بعنوان **ازواج مطہرات** سید کے سکرٹری مولوی وحید الدین سلیم کی طرف سے مسلمانوں کے اکثر اردو اخباروں میں چھاپا گیا ہے اور آج کل اُس کا چرچا بھی ہو رہا ہے۔ اُمہات مومنین کے مصنف نے سید کے مضمون کی پوری تردید کر کے ہمارے دفتر میں بھیجی ہے اور ہمارا قصد ہے کہ ہم فائدہ عام کے لئے اِس تحریر کو اپنے اخبار میں ہر ہفتہ ۸ صفحہ کے اندازہ سے بطور رسالہ تاریخ ۲۹ جولائی ۱۸۹۸ء سے چھاپنا شروع کردیں۔ تاکہ نورافشاں کے ناظرین کو یہہ رسالہ اخبار کے ساتھ ساتھ ملتا رہے۔ دیگر احباب جن کے پاس اُمہات مومنین موجود ہے اگر وہ بھی اپنی کتاب کو مکمل کرانا چاہیں تو چاہئے کہ فوراً ۱۰ آنہ کے ٹکٹ ہم کو بھیجکر مطبع میں اپنا نام درج کرالیں کہ تیاری کے بعد یہہ مضمون اُن کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہنچ جاوے ہم صرف اُسی قدر زائد کاپیاں چھاپیں گے کہ جنکے واسطے درخواست معہ قیمت کے ہم کو وصول ہونگی پس شائقین کو جلدی کرنا چاہئے۔

ضرورت

ہمیں ایک آدمی کی جو کہ مڈل پاس ہووے اور پرائمری جماعتوں میں انگریزی کا کام کر سکے ضرورت ہے۔ چاہئے کہ سائل تجربہ کار ہووے۔ تنخواہ عـ۱۵ روپیہ ماہواری جائیگی۔ عیالدار کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواست گذرو بنام۔ بیلی پرشاد ہیڈ ماسٹر مشن سکول جموں

ضروری اطلاع

ہم خریداران اخبار کی خدمت میں ضروری اطلاع دیتے ہیں کہ جن کے ذمہ قیمت اخبار کسی نہ کسی باعث سے باقی ہے وہ ازراہ مہربانی ۲۵ تاریخ ماہ حال تک اپنا حساب بیباق کردیں۔ جس قدر حساب اُن کے ذمہ ہے اسکی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ گذشتہ دسمبر میں دیدی گئی ہے۔ اب ہماری گذارش یہہ ہے کہ اِن پوسٹ کارڈوں کے بموجب ہر ایک صاحب اپنا اپنا روپیہ بہت جلد روانہ کریں۔ تاکہ اِدھر تو ہم بار بار ریمائنڈر بھیجنے کی تکلیف سے بچیں۔ اور اُدھر آپ بار بار ریمائنڈر پانے کی بدمزگی سے بچیں۔

منیجر نورافشاں۔ لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ..... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]

لودیانہ

تعداد اپیدائش۔ مسلمان ۴۔ ہندو ۳۔ کل ۷ +
تعداد اموات۔ مسلمان ۸۔ ہندو ۹۔ کل ۱۷ +
از ۳ جولائی۔ تا ۹ جولائی ۱۸۹۸ء

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس۔ لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا٭